ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ٭ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

۳ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲½ روپے

جلد ۳ | ۲۶ اخاء ۱۳۲۸ہش | ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۴۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی صحت کے متعلق حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:۔

آج صبح طبیعت ذرا بہتر تھی۔ شام سے پھر زیادہ کمزور ہو گئی ہے گو کل کی نسبت فرق ہے۔ حرارت بھی دو دن سے پھر ہو رہی ہے۔ شام کو روزانہ ہی ضعف وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔

پاکستان و ہندوستان میں خیر سگالی کے جذبات پیدا کرنے والی انجمن کا خیر مقدم

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ ہندوستان میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر محمد اسمٰعیل نے ہند و پاکستان خیر سگالی کی ایسوسی ایشن کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ مجھے امید ہے کہ یہ ایسوسی ایشن دونوں حکومتوں کے عوام میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں بہت کامیاب ہوگی۔ آپ نے کہا اس وقت جب دنیا بھر کے رہنما بین الاقوامی امن قائم رکھنے کے خواہشمند ہیں کوئی وجہ نہیں کہ یہ دونوں ہمسایہ حکومتیں باہم دوستانہ فضا پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ نے کہا پاکستان میں بیشتر لوگ یہ خیر سگالی چاہتے ہیں اور اب دہلی میں بھی یہ خوشگوار قدم اٹھ گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ دونوں طرف کے تعاون سے یہ ایسوسی ایشن اپنے اعلیٰ مقاصد میں کامیاب ہو سکے گی۔ اور مجھے اس معاملے میں کبھی ایک لمحے کے لئے بھی شک نہیں ہوا کہ دونوں حکومتوں کے عوام میں پھیلی ہوئی ان غلط فہمیوں کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ (اسٹار)

ہم حق کیلئے لڑ رہے ہیں لہٰذا آخری فتح ہماری ہوگی (گورمانی)

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر امور کشمیر آنریبل مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے یوم کشمیر پر کشمیری عوام کے نام ایک پیغام میں کشمیری مجاہدوں کی بے مثال قربانیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ جس پامردی اور جواںہمتی سے انہوں نے غیظ و بربریت کی طاقتوں کا مقابلہ کیا ہے آئندہ نسلیں ان پر بجا طور پر فخر و ناز کر سکیں گی ان ان تھک مجاہدوں اور وادی کشمیر کے جنگجو سپوتوں نے ان مثال قربانیوں سے یہ واضح کر دیا ہے کہ انسانیت کی روح کو تعصب و بربریت سے کچلا نہیں جا سکتا اور کہ اصل طاقت و جبروت مادی ذرائع میں نہیں بلکہ بلند عزائم میں مخفی ہوتی ہے پیغام کو جاری رکھتے ہوئے وزیر امور کشمیر فرماتے ہیں۔ جد و جہد آزادی میں نیم دلی کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ شمع آزادی کے پروانے تخت یا تختے کے قائل ہوتے ہیں۔ ہم پاکستانی اب بھی یہی عزم صمیم رکھتے ہیں کہ ہم اپنے جموں و کشمیر کے مسلمان بھائیوں کو حق خود اختیاری دلانے کے سلسلے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے اور انہیں اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرنے کا اختیار دلا کر چھوڑیں گے آپ نے کہا ہم حق کیلئے لڑ رہے ہیں اور ہماری فتح میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن اس منزل کامرانی کو پا لینے کے لئے اتحاد حوصلہ اور عزم محکم کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے

خیر خواہی کا لباس پہن کر آنیوالے دشمنوں سے خبردار رہیئے (لیاقت)

۲۵ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے آج ڈھاکہ ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے فرمایا۔ دشمن جو ہر وقت ہمیں زک پہنچانے کی گھات میں لگا رہتا ہے اس کے ایجنٹوں سے ہمیشہ ہوشیار رہیئے۔ وہ خواہ کتنا بھی خیر خواہی کا لباس پہن کر کیوں نہ آئیں۔ ان کی چالوں سے ان کے دلوں کے برے ارادے پڑھ کر دھتکار دیجئے۔ آپ نے مشرقی پاکستان کے عوام کی پاکستان سے محبت اور مسئلہ کشمیر کے متعلق جذبات کو سراہتے ہوئے کہا۔ صوبے کے نوجوانوں کو فوج اور نیشنل گارڈز میں جوق در جوق بھرتی ہونا چاہیئے آپ نے ....

ڈھاکہ ۲۵ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے بتایا کہ عنقریب ماسکو میں پاکستان کا سفارت خانہ قائم کیا جائے گا۔

پشاور ۲۵ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم نے بتایا کہ صوبائی حکومت نے دیہات میں بجلی پہنچانے کے لئے ۳۰ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی خوراک کی مشاورتی کمیٹی نے گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ منٹگمری میں سرکاری طور پر اناج کی خرید کی سکیم جاری رہے۔

پٹ سن کی کم سے کم قیمت مقرر ہو جانے سے قومی معیشت پر بہت اچھا اثر پڑے گا

وزیر اعظم لیاقت علی خاں کی پریس کانفرنس

ڈھاکہ ۲۵ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے جوٹ کی جو کم سے کم قیمت مقرر کی۔ اس سے بازار بہت مضبوط ہو جائے گا۔ اور مجموعی لحاظ سے قومی معیشت پر اس کا بہت اچھا اثر پڑے گا۔ آج تیسرے پہر آپ نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ حکومت نے پٹ سن کی جو کم سے کم قیمت مقرر کی ہے وہ جون ۱۹۵۰ء تک نافذ رہے گی۔ امید ہے اس کا دوسری ضروریات کی چیزوں مثلاً اناج اور کپڑے وغیرہ کی قیمتوں پر بھی بہت گہرا اثر پڑے گا اور وہ چڑھنے کی بجائے ایک جگہ پر ٹھہر جائیں گی۔ بار برداری کی جو سروسیں پٹ سن چاٹگام کی بندرگاہ تک پہنچاتی ہیں۔ ان کے نرخ بھی مقرر کر دیئے جائیں گے۔ بار برداری کی تمام ایجنسیوں نے یقین دلایا ہے کہ وہ تمام پٹ سن بآسانی بندرگاہ تک پہنچا سکے گی اور وہاں سے اسے بلا وقت باہر بھی بھیجا جا سکے گا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے مزید فرمایا کہ پٹ سن کی تجارت سے متعلق تمام طبقوں نے یقین دلایا ہے کہ وہ اس بارے میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے بیرونی ممالک کی طرف سے پٹ سن کی مانگ دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اگر ہندوستان کی حکومت اپنی موجودہ روش پر اڑی رہی تو پاکستان کے لئے پٹ سن کی نئی منڈیوں کی کمی نہیں۔

باٹا پور کے جنرل مینیجر کی انگلستان سے واپسی

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ باٹا شو کمپنی کی پاکستان برانچ باٹا پور کے مینیجر مسٹر اے ڈویزل انگلستان میں چھ ماہ قیام کرنے کے بعد کل صبح ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ ہوائی جہاز واپس لاہور آ رہے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ باٹا پور کی توسیع کے سلسلے میں مشینری اور خام سامان خریدنے کے انتظامات کرتے رہے ہیں۔ اسی ضمن میں انہوں نے یورپ کے دیگر ممالک مثلاً سوئٹزرلینڈ اور سویڈن وغیرہ کا بھی دورہ کیا ہے۔

---

۲۳ یہ بھی فرمایا کہ کرنسی کے متعلق حکومت پاکستان کا فیصلہ آخری اور اٹل ہے۔ دراصل دشمن ہمارے معیار سود و زیاں سے واقف نہیں ہے۔ ہم اس فیصلے کو ہرگز ہرگز نہیں بدلیں گے۔

آپ نے پٹ سن کی مقرر کردہ کم از کم شرح ۲۳/ روپے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ خواہ کچھ ہو کاشتکار کو یہ نرخ ضرور مل جائے گا۔ آپ نے کہا یہ کم از کم جون ۱۹۵۰ء تک قائم رہے گی۔ لیکن اب پٹ سن کا ایک تولہ بھی چوری باہر نہ جانے پائے۔ آپ نے کہا یہ خائن لوگ پاکستان کے دراصل دشمن ہیں اور میں انہیں متنبہ کرتا ہوں کہ اب حکومت ان کے اس رویے کو برداشت نہیں کرے گی۔

آخر میں آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی اور کہا کہ پاکستان کی برتری اسی میں ہے کہ وہ ڈاکٹروں۔ انجینئروں۔ سائنس دانوں۔ عالموں اور ناظموں کے لئے بیرونی ممالک کی طرف نہ دیکھے بلکہ خود پیدا کرے۔

قومی بجٹ کی نئی سکیم کی مخالفت

لندن ۲۵ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے قومی بجٹ کی جو نئی سکیم کا اعلان کیا ہے انگلستان کے بیشتر اخباروں نے اس کی مذمت کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ حکومت نے قیادت کا ایک اچھا موقعہ ہاتھ سے کھو دیا ہے۔ البتہ امریکہ کے اخبارات اس کی تائید کر رہے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۲۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

پروگرام سالانہ اجتماع - خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نواں اجتماع - بمقام ربوہ ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

ہفتہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء

۱۲-۰۰ دوپہر تک — مقام اجتماع کی مکمل تیاری۔ تمام انتظامات کے دفاتر کی تکمیل
۱۲-۰۰ سے ۳ تک — وقفہ
۳-۰۰ تا ۶-۰۰ — منتظمین اپنے رہائشی خیمے نصب کریں گے۔
۶-۰۰ تا ۷-۰۰ — معائنہ صدر

اتوار ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء

۸-۰۰ تا ۲-۰۰ — خدام اپنے خیمے نصب کریں گے۔
۲-۰۰ تا ۲-۳۰ — نماز ظہر و عصر
۲-۳۰ تا ۳-۳۰ — تلاوت۔ عہد۔ علم لہرایا جائے گا۔ افتتاحی تقریر صدر محترم (اس اثناء میں تمام خدام اپنے خیموں کے سامنے کھڑے ہونگے)
۳-۳۰ تا ۴-۰۰ — حاضری کی رپورٹ
۴-۰۰ تا ۵-۰۰ — فٹ بال ۱۔ نظر (فاصلہ کا اندازہ کرنا)، کلائی پکڑنا، حفظ ذہنی
۵-۰۰ تا ۶-۰۰ — کبڈی ۱۔ بلند آواز۔ لمبی چھلانگ
۶-۰۰ تا ۷-۰۰ — نماز مغرب و عشاء
۷-۰۰ تا ۸-۰۰ — کھانا
۸-۰۰ تا ۱۲-۰۰ — علمی مقابلے (تقریریں و مضمون نویسی)، اخلاقی مقابلے، تحقیقاتی کمیشن
۱۲ بجے شب — شب بخیر

پیر ۳۱ اکتوبر

۴-۳۰ — بیداری
۴-۳۰ تا ۶-۳۰ — نماز تہجد۔ نماز فجر۔ تلاوت قرآن کریم
۶-۳۰ تا ۷-۱۵ — اجتماعی ورزش
۷-۱۵ تا ۸ — ناشتہ
۸-۰۰ تا ۹-۰۰ — کبڈی ۲۔ جیولن تھرو، ہیمر تھرو
۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰ — والی بال ۱۔ گولہ پھینکنا۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ
۱۰-۰۰ تا ۱۱-۰۰ — فٹ بال ۲۔ پیغام رسانی۔ سونگھنا
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۰۰ — والی بال ۲۔ مشاہدہ و معائنہ۔ اونچی چھلانگ
۱۲-۰۰ تا ۱۲-۴۵ — کبڈی ۳۔ ٹیکنیکل مقابلے
۱۲-۴۵ تا ۱-۴۵ — کھانا
۱-۴۵ تا ۲-۴۵ — نماز ظہر و عصر
۲-۴۵ تا ۳-۴۵ — والی بال ۳
۳-۴۵ تا ۴-۲۰ — تین میل سائیکل دوڑ
۴-۲۰ تا ۴-۴۵ — ایک میل کی دوڑ } علمی مقابلے
۴-۴۵ تا ۵-۴۵ — فٹ بال ۳ (بلاک وار) }
۶-۰۰ تا ۷-۰۰ — نماز مغرب و عشاء
۷-۰۰ تا ۸-۰۰ — کھانا
۸-۰۰ تا ۱۰-۳۰ — علمی مقابلے
۱۰-۳۰ تا ۱۲-۳۰ — تلقین عمل۔ خطاب صدر
۱۲-۳۰ بجے شب — شب بخیر

منگل یکم نومبر

۴-۳۰ — بیداری
۴-۳۰ تا ۶-۳۰ — تہجد۔ نماز فجر۔ تلاوت قرآن کریم
۶-۳۰ تا ۷-۱۵ — اجتماعی ورزش
۷-۱۵ تا ۸-۰۰ — ناشتہ
۸-۰۰ تا ۸-۴۵ — ذہانت کا پرچہ
۸-۴۵ تا ۱-۴۵ — شوریٰ کا اجلاس شروع ہوگا۔ اس دوران میں جس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائیں گے۔ اس وقت شوریٰ کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا۔ اور علمی و عملی مظاہرے شروع ہو جائیں گے۔ ازاں بعد حضور خطاب فرمائیں گے۔ حضور کی تقریر کے بعد اگر وقت ہوا۔ تو شوریٰ کی بقیہ کارروائی کی جائے گی۔
۱-۴۵ تا ۲-۴۵ — کھانا
۲-۴۵ تا ۳-۳۰ — نماز ظہر و عصر
۳-۳۰ تا ۴-۳۰ — انتخاب صدر
۴-۳۰ تا ۴-۴۵ — تقسیم انعامات۔ الوداع از صدر محترم۔ عہد۔ دعا۔ اس کے بعد اراکین کو گھروں کو جانے کی اجازت ہوگی۔

خاکسار۔ عزیز احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خدام کے اجتماع پر نہایت اہم اعلان فرمائیں گے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آنے والے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں جو ۳۰۔ ۳۱۔ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ ایک نہایت اہم اعلان فرمائیں گے جو خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں تبدیلی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شامل ہوں۔

پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ۔ احمد نگر اور ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ یہ کوشش کریں۔ کہ سب کے سب خدام اس اجتماع میں شامل ہوں

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پروگرام اجتماع اطفال احمدیہ

نواں اجتماع - بمقام ربوہ - ۳۰-۳۱ اکتوبر یکم نومبر ۱۹۴۹ء

۳۰ اکتوبر — اتوار

۸½ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک — داخلہ اطفال اور خیمہ جات نصب کرنا۔ سپردگی انتظامات و قیام دفاتر
۱۱-۰۰ سے ۱۱-۳۰ تک — معائنہ
۱۱-۳۰ — (اجتماع اکٹھے مل کر دعا ہوگی)
آرام۔ کھانا و نماز ظہر
۲-۳۰ بعد نماز ظہر — مقابلہ۔ پیغام رسانی، مشاہدہ معائنہ۔ نشانہ غلیل
۴-۰۰ — نماز عصر
۴-۳۰ تا ۵-۳۰ — تیز پیدل چلنے کا مقابلہ
نماز مغرب کھانا آرام نماز عشاء
بعد نماز عشاء — بیت بازی۔ از درثمین و کلام محمود
۹ بجے — شب بخیر

۳۱ اکتوبر — پیر

صبح۔ نماز فجر کے بعد — اجتماعی ورزش۔ دعا بصورت نظم۔
۷-۳۰ بجے — ناشتہ۔ دوڑ ۵۰ گز۔ مرمت سائیکل، اونچی آواز۔ ہوائی بندوق کا نشانہ
۹ بجے — کپڑے دھونے کا مقابلہ۔ آہستہ سائیکل چلانا۔ بوٹ پالش کا مقابلہ۔ طبی معائنہ ۹ بجے سے باری باری شروع ہو جائے گا۔
۱۲ بجے — کھانا۔ آرام۔ نماز ظہر
نمائش۔ مقابلہ دھلائی۔ مقابلہ حفظ قرآن و تلاوت
۲-۳۰ — عام معلومات۔ مقابلہ کتب سلسلہ۔ طبی معائنہ جاری رہے گا۔
۴ بجے — نماز عصر
۴-۳۰ تا ۵-۳۰ — تقاریر فی البدیہہ
نماز مغرب۔ کھانا۔ آرام۔ نماز عشاء
نماز عشاء کے بعد خدام کا پروگرام علمی مقابلے سننے کی اجازت ہوگی۔

یکم نومبر — منگل

صبح — نماز فجر۔ اجتماعی ورزش۔ دعا۔ ناشتہ
۷-۳۰ — اجلاس تلقین عمل۔ رپورٹ، انتظامات اور بچوں کو ہدایات
رپورٹ، انعامات
اگلے سال کی سکیم۔ تعلیم و تربیت اطفال از مہتمم اطفال۔ اس کے بارہ میں مربیان یا اطفال کی رائے
تقریر۔ لیکچر
ریمارکس از مہتمم اطفال
۱۲ بجے — کھانا۔ آرام۔ نماز ظہر
۲-۳۰ — تقسیم انعامات و دعا
نماز عصر کے بعد بچے خیمے اکھاڑ لئے جائیں گے۔ اور سب کو جانے کی اجازت ہوگی۔

خاکسار۔ مرزا البشیر احمد بیگ مہتمم اطفال احمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا — میرے والد ماجد منشی محمد حنیف صاحب ایک عرصہ سے کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حمید احمد احمدی (کراچی)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء

مرض اور علاج

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مغربی بے خدا تہذیب نے موجودہ سرمایہ داری کی تلخیاں پیدا کر دی ہیں اور دنیا کو غیر فطری اور غیر انسانی "متحارب گروہوں" میں تقسیم کر دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دولت کا زیادہ تر حصہ چند افراد کے ہاتھوں میں جمع ہو گیا ہے اور دنیا کی زیادہ تر آبادی مفلس ہو کر رہ گئی ہے۔ بے شک "موجودہ سرمایہ دارانہ جمہوری" نظام کی وجہ سے جہاں چند افراد تو دنیا کی تمام نعمتوں کے اس طرح مالک بن گئے ہیں کہ وہ ہر قسم کی عیاشی کر سکتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ مایحتاج کے بھی محتاج ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور ان کو پیٹ بھر کر بھی روٹی نہیں ملتی۔ اور چونکہ اس وقت تمام مادی طاقت بھی مغربی اقوام کے ہاتھ میں ہے اسلئے ایشیائی اقوام خاص کر مسلمان اقوام بھی اس بے خدا تہذیب کے ان دردناک نتائج سے بچ نہیں سکے اور ان ممالک میں بھی اب بڑی حد تک طبقاتی سوال پیدا ہو گیا ہے۔ خاصکر اس لئے بھی کہ یہ ممالک صنعت و حرفت اور تجارت میں جو مغربی ممالک کی طاقت کی بنیاد ہیں۔ بہت پیچھے ہیں اور مغربی سرمایہ دارانہ جمہوری ممالک نے جو ان باتوں میں ترقیاں کی ہیں ان سے محروم ہیں یہ سوال اور بھی نازک صورت اختیار کر چکا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مغربی دنیا میں جو بے خدا تحریکیں سرمایہ داری جمہوری نظام کے ردعمل میں پیدا ہوئی ہیں۔ ہم مسلمان بھی انہیں تحریکوں کو اپنا لیں اور اسلام کے فطری اور صحیح نظام کو نظرانداز کر کے اس الحادی رو میں بہ جائیں۔ جو اس وقت مغربی تہذیب کا طرہ امتیاز بنی ہوئی ہے۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اس وقت وہ اقوام جن کو اسلام ورثہ میں ملا ہے۔ اسلام پر عامل نہیں رہیں اور اسلئے یہ نتیجہ نکالنا کہ مسلمان اقوام کی ہر طرح کی کمزوریاں اور مصائب جس میں وہ اس وقت مبتلا ہیں وہ اسلامی اصولوں کو ترک کر دینے کی وجہ سے ہیں۔ غیر مناسب نہیں ہے ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اگر مسلمان اسلام کے اصولوں کو ترک نہ کرتے بلکہ دین کی حبل متین کو پکڑے رہتے تو ان مالی بدحالیوں سے دوچار نہ ہوتے جو اس وقت اسلامی ممالک میں رونما ہیں اور وہ مغربی اقوام سے مادی ترقیوں میں بھی اس طرح پیچھے نہ رہ جاتے جس طرح وہ اب پیچھے رہ گئے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ مسلمان اقوام کے سامنے اسوقت صرف اقتصادی مسئلہ ہی ہے اگر یہ جوں توں کر کے حل ہو جائے تو مسلمانوں کی تمام بیماریاں رفع ہو جائیں گی۔

مسلمان قوموں کا اقتصادی مسئلہ بیشک ایک نہایت ضروری مسئلہ ہے۔ لیکن یہ انسانی زندگی کا ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کو واحد بنیادی مسئلہ کی اہمیت حاصل ہو۔ روٹی کا سوال بے شک بہت بڑا سوال ہے۔ لیکن روٹی کا سوال حل ہو جانے سے انسانی زندگی کے تمام سوال حل نہیں ہو جاتے۔ اسلام خاص طور پر زندگی کے صرف اس پہلو کو ہی نہیں حل کرتا۔ بلکہ وہ انسانی زندگی کی گہرائیوں کے مدنظر تمام زندگی کے مسئلہ کو لیتا ہے اور اسکو حل کرتا ہے۔ کیونکہ اسکے حل ہونے سے باقی مسائل بھی خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ جن مسائل میں اقتصادی مسئلہ بھی ہے

وہ لوگ جو اس وقت مسلمانوں کی اقتصادی کمزوری کو دیکھکر ناصح کے فرائض ادا کرنا چاہتے ہیں وہ مسلمانوں کے مسائل کو اسی محدود نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔ جس محدود نقطۂ نظر سے اسلام سے مبرا اقوام وہ اقوام جنہوں نے زندگی کے مسائل کا معمہ حل کرنے کے لئے صرف انسانی عقل کو ہی خضر راہ سمجھ رکھا ہے دیکھتی ہیں۔ حالانکہ بقول حافظ شیرازی ؎

کہ کس نہ کشود و نکشاید بحکمت ایں معمارا

یہاں حکمت سے مراد انسانی عقل ہے۔ جس کا کوئی صحیح معیار نہ اب تک دنیا قائم کر سکی ہے اور نہ آئندہ قائم کر سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ عقل جس کو خود کوئی استقلال حاصل نہیں ہے۔ انسانی زندگی کے لئے کوئی مستقل معیاری لائحہ عمل کس طرح تجویز کر سکتی ہے۔ اسلئے جو ناصحین مشفق مسلمانوں کی اقتصادی بیماریوں کو اس نسخہ سے دور کرنے کا مشورہ دیتے ہیں جو مغربی اقوام نے صرف عقل کے بل پر ایجاد کیا ہے اور جس کی تجربہ گاہ روس کو بتایا جاتا ہے وہ اگرچہ اسلام ہی کا نام لے کر اس نسخہ کو تجویز کرتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اسلامی اصولوں سے اس نسخہ کو دور کی بھی نسبت نہیں ہے۔

اس وقت خواہ اقتصادی مسئلہ کتنی بھی تلخی اختیار کر گیا ہو۔ محض اس تلخی سے ڈر کر یورپ کی بے خدا دانشمندی کے سامنے ہتھیار ڈال دینا اور اسلام کی توضیح ان تحریکوں کی اصطلاحات میں کرنا جو اس بے خدا دانشمندی کی وجہ سے مغرب میں ظہور کر رہی ہیں محض بوکھلاہٹ کا مظاہرہ تو کہا جا سکتا ہے۔ اسلامی تدبر نہیں کہلا سکتا۔ چنانچہ

اسلام لادینیت دین دنیا کا مثالی امتزاج
پیش کرتا ہے۔ لیکن کیا ہمارے پاس
اس کی اسوقت کوئی عملی تصدیق ہے
ابھی حال میں ہماری حکومت نے زرعی
کمیٹی کی معقول سفارشات کو شائع کیا
ان کو نافذ کرنے کا اعلان کیا تاکہ پاکستان
سے افلاس و نکبت دور ہو جائے ادھر
علماء نے شور مچایا کہ معاشی اصلاح کا یہ
اقدام اسلام کے منافی ہے گویا آفاق جو
اسوقت معاشی ابتلاء کی حالت ہے
وہ تو اسلام کے موافق ہے وغیرہ
وغیرہ۔ (آفاق)

یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ آفاق کے یہ مقالہ نگار صاحب اس مغربی طریق فکر کے رہن ہو چکے ہیں جو بے خدا مغربی مادہ پرست دانشمندی کی پیداوار ہے۔ آپ کے خیال میں اسلام کا مرکزی مسئلہ بھی صرف معاشی مسئلہ ہی ہے اور یہی مسئلہ انسانی زندگی کا بھی مرکزی مسئلہ ہے باقی زندگی کے تمام مسائل اسی ایک مسئلہ کے غلام ہیں۔ آپ کے خیال میں سب مسائل سے پہلے اسلام بھی معاشی مسئلہ کو ہی لیتا ہے اور انسانی زندگی کی بنیاد اسی پر رکھتا ہے۔ حالانکہ اس مسئلہ کو اسلام نے نہیں بلکہ اسلام سے مہجوری نے پیدا کیا ہے۔ حالانکہ اس مسئلہ کی اہمیت اس لئے آج بڑھ گئی ہے کہ دنیا اسلام سے ناواقف ہے اور اس راستہ سے بالکل مخالف راستہ پر جا رہی ہے۔ جس پر اسلام اسکو چلانا چاہتا ہے۔ چونکہ اس وقت مغربی دنیا کی قیادت میں ہمارے تعلیم یافتہ افراد کو بھی صرف مادی دولت ہی کا سنہری بت قابل پرستش نظر آتا ہے۔ اس لئے یہ صاحب بھی خیال کرتے ہیں کہ

اسلام کا دشمن افلاس ہے نہ کہ کمیونزم
کمیونزم افلاس کو دور کرنے کا مادی علاج
ہے اگر اسلام کے روحانی علاج سے یہ
معاشی عارضہ دور ہو جائے تو کمیونزم کا
وجود از خود باطل ہو جائے گا۔ افلاس سرمایہ داری
کے نظام کا تلخ ثمر ہے جو علماء اس شجر
ملعونہ کے استیصال کے لئے قرآنی نظریہ
کو عمل میں نہیں لاتے۔ وہ کمیونزم کو دعوت
دے رہے ہیں۔ وہ دراصل سرمایہ داری
کے حامی ہیں۔ اس کی حمایت میں اسلام
کے نام پر کمیونزم کو گالیاں دیتے ہیں۔
اس طرح اپنے ملک اور معاشرے
میں اس مادی نظام فکر کے داخل ہونے
اور سرایت کرنے کے لئے زمین ہموار
کر رہے ہیں۔ (آفاق)

ان دونوں اقتباسات کو ملا کر آفاق پڑھا جائے۔ تو اس کا ماحصل یہ ہے کہ اگر تم نے خود بخود کمیونزم کا طریق کار اختیار نہ کیا تو کمیونزم خود تم میں پھیل جائے گا۔ اسی طرح بعض مغربی لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ

"اگر پہاڑ محمدؐ کے پاس نہیں آئے گا
تو محمدؐ پہاڑ کے پاس جائے گا"

افلاس اسلام کا دشمن ہے اسلئے اگر اسلام کے روحانی نظام نے افلاس کا علاج نہ کیا تو مسلمان کمیونزم کا مادی نسخہ استعمال کرنا شروع کر دیں گے اور اس کا روحانی نسخہ کیا ہے دراصل وہ بھی کمیونزم والا ہی نسخہ ہے یعنی دولتمندوں کی جائداد بزور چھین لی جائے۔ اور روس کی نقش قدم پر چلکر وہ اصلاحات قبول کی جائیں جو اس نے کی ہیں۔ ان کو اختیار کرنے میں قرآن و حدیث کو پیش نظر نہ رکھو بلکہ کمیونزم کے اصولوں کو پیش نظر رکھو۔ ان اصلاحات کا نام تم اسلامی رکھ لو بس یہی کافی ہے۔ خواہ وہ طریقے اسلام کے اصولوں پر پورے اتریں یا نہ اتریں۔ افلاس سرمایہ داری سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے افلاس کے عارضہ کا اسلامی روحانی علاج یہی ہے کہ سرمایہ داری کو کچلا جائے اور سرمایہ داری کو کچلنے کا طریق یہی ہے کہ کمیونزم کے مادی علاج کا تتبع کیا جائے۔ حق و ناحق کا کوئی خیال نہ کیا جائے۔ تجارت کی کوٹھیاں۔ بڑی بڑی زمینداریاں۔ بڑے بڑے کارخانے لوٹ کر عوام میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ اگر علماء اسلام اس طریق کار کے خلاف آواز اٹھائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سرمایہ داری کے حامی ہیں اور چونکہ سرمایہ داری کے حامی ہیں۔ اسلئے وہ عوام کو فریب میں مبتلا کرتے ہیں۔

مسلمانوں میں کمیونزم پھیلانے کا یہ کتنا دلآویز طریق ہے۔ عوام کو افلاس کا مادی تصور دلا کر پھر اس کا مادی علاج کمیونزم کو بتا کر علمائے اسلام کو چیلنج کیا گیا ہے کہ لاؤ اسلام کا روحانی علاج کمیونزم کے مادی علاج کے مقابلہ میں پیش کرو۔ جب زرعی کمیٹی کی معقول اصلاحات بھی علمائے اسلام کے نزدیک کمیونزم ہے تو پھر افلاس زدہ عوام کے نزدیک کمیونزم قابل قبول ہے یا اسلام۔ مقالہ نگار کو اس سے غرض نہیں کہ یہ اصلاحات منافی اسلام ہیں وہ صرف اس طعنہ سے کام نکالنا چاہتے ہیں کہ چونکہ یہ اصلاحات سرمایہ داروں کے خلاف ہیں اسلئے ان اصلاحات کے مخالف عوام کے دشمن ہیں۔ اور سرمایہ داری کے حامی ہیں۔ وہ اس انوکھے طریقے سے صرف دو لفظوں افلاس اور سرمایہ داری کے کھیل سے کمیونزم کو اسلام پر فائق ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی اگر اسلام کا روحانی علاج زمینداروں کی زمین بھی چھین کر دوسروں کو نہیں دے سکتا جو کمیونزم کر سکتا ہے۔ تو ایسے اسلام کا فائدہ ہی کیا ہے

ضرورتِ نبوّت

(۲)

(از اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

اب ایک طرف آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صفاتی نام ذکر کو مدنظر رکھیئے۔ جس کے یہی معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ آپؐ کی ایک سے زیادہ بعثتیں ہیں۔ اور ان معنوں کی تصدیق و تائید قرآن مجید کی دوسری آیات سے ہوتی ہے۔ دوسری طرف آنحضرتؐ کی خاص صفت یزکیھم کو مدنظر رکھیئے۔ جس کا بیان اوپر گذر چکا ہے۔ پھر آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیشگوئی کو یاد کیجیئے۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی جا چکا ہوتا، تو ابناء فارس میں سے بعض انسان اس کو واپس لے آئیں گے۔ اور ٹھنڈے دل سے ان باتوں کو مدنظر رکھ کر کوئی فیصلہ کیجیئے۔ اور خدا کے لئے بتایئے۔ کہ آپ کس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔؟

پس بے شک قرآن مجید ایک کامل کتاب ہے۔ اور اس میں ہماری تمام ضرورتوں کو پورا کر دیا گیا ہے۔ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے مردِ کامل کا نمونہ ایک کامل نمونہ ہے۔ لیکن یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ (سورہ فرقان ع ۳) والی پیشگوئی کے ماتحت وہ تاریک دور بھی تو مقدر ہیں۔ جب دوسرے لوگ تو ایک طرف خود مسلمان کہلانے والے بھی قرآن مجید سے دور جا پڑیں گے۔ پھر اس وقت از سرِ نو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت قائم کرنی پڑے گی۔ اور بھٹکی ہوئی دنیا کو از سرِ نو قرآن مجید کا سبق پڑھانا پڑے گا۔ جب گمراہی کے ایسے دور مقدر ہیں۔ تو اس گمراہی کو دور کرنے کے سامان بھی تو ہونے چاہئیں۔ قرآن مجید یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کمال اس میں تو نہیں ہو سکتا۔ کہ گمراہی کی خبر تو دے دی۔ لیکن اس سے نجات کا کوئی ذریعہ نہ بتایا۔ کمال تو اسی میں ہے۔ کہ شیطان کی تمام کرتوتوں کا بھید بھی کھولا جائے فتنوں اور ابتلاؤں کی خبر بھی قبل از وقت دے دی جائے۔ اور پھر ان تمام باتوں سے نجات کی راہ بھی واضح کر دی جائے۔ چنانچہ دیکھ لیجیئے۔ کیا قرآن مجید نے واضح طور پر نہیں بتایا۔ کہ ان خاص تاریک ایام میں جب ایمان دلوں سے اٹھ کر ثریا پر چلا جائے گا۔ نجات کا راستہ کیونکر پیدا ہوگا؟ اور کیا بحیثیت ایک مسلمان کہلانے والے کے آپ کا ایمان یہ تقاضا کرتا ہے۔ کہ اگر قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مذکورہ بالا پیشگوئیاں پوری ہو جائیں۔ تو آپ کہیں کہ قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کے کمال پر حرف آتا ہے؟

آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ سے ایک اور رنگ میں بھی یہ استدلال ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی آئیں گے۔ کیونکہ جب ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کامل اور آخری کتاب ہے۔ اور اس میں ہر زمانہ اور ہر جگہ میں بسنے والے لوگوں کی تمام روحانی اور اخلاقی ضروریات کا خیال رکھا گیا ہے۔ تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ دنیا میں جب اور جہاں کہیں بھی گمراہی پیدا ہوگی۔ وہ قرآن مجید کی تعلیم کو بھلا دینے کی وجہ سے پیدا ہوگی۔ اور اس گمراہی کو دور کرنے کا واحد ذریعہ یہی ہوگا۔ کہ لوگوں کو قرآن مجید سکھایا جائے۔ اور جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ قرآن مجید کی حیثیت مہجور کی ہو جائے۔ (جیسا کہ موجودہ زمانہ کے حالات ہیں۔) اس وقت از سرِ نو اسی رنگ میں قرآن مجید کی تعلیم اور تبلیغ کا کام کرنا ہوگا۔ جس رنگ میں کہ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن مجید کی تبلیغ (بحیثیت اس کے ایک نئی تعلیم ہونے کے) کی تھی۔ یعنی وہ ایسا وقت ہوگا۔ جبکہ گویا نئے سرے سے قرآن مجید کا ظہور ہوگا۔ اور قرآن مجید کے نئے ظہور کے لئے یعلمھم الکتاب والحکمۃ سے پہلے یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم بطور شرط کے ہے۔ یعنی قرآن مجید کو انسانی دلوں میں راسخ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ طبائع کو تازہ نشانات کے ظہور کے بعد ایمان اور طہارت کا وہ مقام حاصل ہو جائے۔ جہاں وہ باریک اور لطیف کلام الٰہی کو سمجھ سکیں۔ اور دنیا میں ایک ایسی جماعت قائم ہو جائے۔ جس نے اپنی آنکھوں سے خدا کے تازہ نشانات کا مشاہدہ کیا ہو۔ اور آگے چل کر وہ دنیا میں خدمت قرآن کے کام کو وسیع بنیادوں پر شروع کریں۔ اور یہ کام دنیا میں پھیلتا جائے۔ جہاں تک کہ ساری دنیا قرآنی تعلیم سے آشنا ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت ایسا ہی ہوا۔ صحابہ رضو جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے خاص نشانات کو دیکھا۔ انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ اور وہ تعلیم (یعنی قرآن مجید) جو آپؐ پیش کرتے ہیں۔ یقیناً یہی ان کے اور ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کا واحد علاج ہے۔ چنانچہ انہوں نے خدمت دین کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا۔ اور قرآن مجید کو لے کر ساری دنیا میں پھیل گئے۔ اور آخر سپین سے لے کر چین تک نور قرآن کی شعاعیں انسانی دلوں کو جگمگانے لگیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتا ہے۔ قل ما اسئلکم علیہ من اجر الا من شآء ان یتخذ الی ربہ سبیلاً (سورہ فرقان ع ۵) کہ اے نبی! کہہ دے۔ کہ اے لوگو میرے ذریعہ تم خدا کے جو نشان دیکھتے ہو۔ ان کے بدلہ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ بلکہ میرا مقصد تو یہ ہے۔ کہ تم خدا کو پہچانو۔ اور اسی کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اسی کی رضا کی راہوں پر چلو۔ اس آیت میں یہ اشارہ ہے۔ کہ نبیٔ وقت کے ذریعہ تازہ نشانات کو ظاہر ہوتا دیکھ کر سمجھ دار لوگوں کی ایک جماعت اس کے گرد جمع ہو جاتی ہے۔ اور اس کے کام کو چلانے میں ہر ممکن طور پر اس کی مدد کرتی ہے۔ پس ایسے دور میں جبکہ ساری دنیا قرآن مجید سے دور جا پڑی ہو۔ اور زمانے کی حالت تقاضا کرے۔ کہ از سرِ نو تعلیم قرآن کا کام شروع ہو۔ تو جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں جبکہ نئے سرے سے تعلیم قرآن کا کام شروع ہوا تھا۔ سب سے پہلے یتلوا علیھم ایتہ کا ظہور ہوا۔ اسی طرح آئندہ زمانوں میں بھی پہلے یتلوا علیھم ایتہٖ کا ظہور ہوگا۔ اور بتدریج ساری دنیا میں قرآنی تعلیم کو راسخ کیا جائیگا۔ اور سورہ انعام ع ۱۶ (اعراف ع ۴) اور زمر ع ۸ کی مندرجہ بالا آیات سے صاف ثابت ہے۔ کہ یتلوا علیھم ایتہ انبیاء کا کام ہے۔ پس ساری دنیا میں از سرِ نو قرآنی تعلیم کو راسخ کرنے کے لئے نبی کی بعثت ضروری ہے۔ پھر یوں اگر دیکھا جائے۔ تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ الٰہی نشانات جن کو دیکھ کر لوگوں کی توجہ اللہ تعالےٰ کی طرف منعطف ہو سکتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا وجود ایک حقیقت بن کر لوگوں کے سامنے آ سکتا ہے۔ ضرور غیب کی خبروں پر مشتمل ہوں گے۔ تا کہ لوگوں کو یقین آ جائے کہ واقعی ایک بالا ہستی موجود ہے۔ جو قادر اور صاحب ارادہ ہے۔ اور وہ اپنے بھیجے ہوئے کو آئندہ نمودار ہونے والے واقعات کا علم پہلے سے دے دیتی ہے۔ اور وہ واقعات باوجود بظاہر مخالف حالات کے پہلے سے بیان کئے ہوئے رنگ میں اپنے وقت پر ہو بہو ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسی غیب کی خبریں انبیاء کے ذریعہ ہی دیا کرتا ہے۔ (سورہ جن ع ۲ و آل عمران ع ۱۸)

پس بے شک قرآن مجید ایک کامل کتاب ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کامل استاد ہیں۔ مگر ایسے وقت میں جبکہ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام اور ایمان دنیا سے اٹھ جائیں گے۔ اور قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفت کمال اور لوگوں کی آنکھوں کے درمیان ایک قسم کا پردہ آ جائے گا۔ کوئی خدا کا نبی ہی از سرِ نو اسلام اور ایمان کو دنیا میں قائم کر سکتا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ایسے نبی کی بعثت جس کا مقصد اسلام اور قرآن کی خدمت اور خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کا بول بالا کرنا ہو۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال اور اعلیٰ تریں شان ہی کی مظہر ہوگی۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا نے ۲۵ ستمبر کو یوم التبلیغ منایا۔ بعض احباب نے فرداً فرداً اور بعض نے وفود کی صورت میں شہر میں تبلیغ کی۔ ایک وفد جو چار اصحاب پر مشتمل تھا۔ شہر کے سرکردہ اصحاب کے پاس پہنچا۔ اور انہیں پیغام حق سنایا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ دورہ پُر اثر رہا۔

جماعت احمدیہ مانسر کیمپ ضلع کیمبلپور نے ۲۵ ستمبر کو یوم تبلیغ منایا۔ ہر حلقہ کے افراد نے اپنے حلقہ کے نگران کے ماتحت تبلیغ میں حصہ لیا۔ تقریباً ایک ہزار احباب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ کچھ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ نے یوم تبلیغ منایا۔ سول اور فوجی افسر۔ کالج اور سکول کے اساتذہ کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعض غیر احمدی اصحاب سے صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام پر کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ دوستوں نے نہایت شوق سے تبلیغ میں حصہ لیا۔ (مرسلہ نظارت دعوت و تبلیغ ربوہ)

حافظ کلاس ربوہ

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۹ء کے "الفضل" میں بعنوان "حافظ کلاس ربوہ" ایک تحریک شائع کی گئی ہے۔ اس کے متعلق بعض جماعتوں نے توجہ فرمائی ہے۔ اور ایسے ذہین اور ہونہار لڑکوں کے نام پیش کئے ہیں۔ دوسری جماعتیں بھی توجہ فرمائیں۔ اور نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

درخواستہائے دعاء

(۱) میں آنکھوں کے عارضہ میں اور خون کی دباؤ کی وجہ سے دو بڑی تکالیف میں مبتلا ہوں۔ دعا فرمائی جائے۔ کہ خداوند کریم شفا بخشے۔ آمین۔ ڈاکٹر نور احمد احمدی میڈیکل آفیسر چک ۳۰۵ گ۔ ب۔ ضلع لائل پور۔ (۲) میرے والد چودھری فیض احمد صاحب چند ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (عبد السمیع بھٹی حال کنری (سندھ)) (۳) میری ہمشیرہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی قمر الدین صاحب ربوہ میں سخت بیمار ہیں۔ اور حالت سخت تشویشناک ہے۔ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔ (عبد الحی احمدی مشین محلہ جہلم شہر)

مخلصین کو زیادہ جوش اور عزم کے ساتھ خدمتِ دین کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے

تحریکِ جدید کے مجاہدین کو خوب معلوم ہے۔ کہ تبلیغ کو کسی صورت میں بھی روکا نہیں جا سکتا۔ بلکہ جس طرح بھی بن پڑے۔ اسے وسیع سے وسیع تر کیا جانا چاہیئے۔ اور بیرونی ممالک کی تبلیغ کی سکیم تو سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص ہدایات اور ارشادات کے ماتحت چلتی ہے۔ اور اسکے اخراجات بھی خود کی منظوری سے کئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں تحریکِ جدید کے وعدوں کا بروقت پُورا ہو جانا ہی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دُعا اور خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ اور اسی میں اللہ تعالےٰ کی رضا ہے ۔ ابھی ایک معتد بہ حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جن کے وعدے قابلِ وصول ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ سالِ رواں کی آخری میعاد قریب تر آ گئی ہے۔ اور تھوڑا سا وقفہ ہے۔ پس وہ احباب جو مخلص ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ آگے بڑھیں اور اپنے وعدے آخری میعاد سے قبل پورے کر دیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

> "ہمارے لئے یہ ایک نہائت ہی نازک موقعہ ہے کمزور ایمان والوں کو ٹھوکریں لگ رہی ہیں۔ اور منافق اپنے نفاق کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسے موقعہ پر مخلصین کو زیادہ جوش اور عزم کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ یاد رہے مومن جو کچھ کہتا ہے اس سے زیادہ کر کے دکھاتا ہے۔ کیونکہ زبانی دعوے کمزوری کی علامت ہے۔"

اگر آپ نے اب تک تحریکِ جدید کا وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ تو اب خاص توجہ فرمائیں۔ اس لئے ۳۰ر نومبر آخری میعاد قریب تر آ گئی ہے۔ آپ کو اپنے وعدہ کے ادا کرنے میں آخری آدمی نہیں بننا چاہیئے۔

وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ

خواتینِ اسلام کیلئے ایک نئے دَور کا آغاز

از محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ تاریخ احمدیت میں وہ ایک نئے دور کا آغاز کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں تبلیغ کا کام صرف مردوں سے ہی سرانجام دیا جاتا تھا۔ لیکن ہماری مماثلت عیسوی اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ تبلیغ کے نظام میں عورتیں بھی باقاعدہ حصہ لیں۔ کیونکہ ایک مبلغ عورت کے دلائل جتنا اثر عورتوں پر ڈال سکتے ہیں۔ ایک مبلغ مرد کے دلائل ان کے لئے اتنے موثر ثابت نہیں ہو سکتے۔ پھر موجودہ زمانہ میں مغربیت کے اثر کے ماتحت ہماری عورتیں ہماری تبلیغ کے راستہ میں بڑی حد تک روک بن رہی ہیں۔ اس لئے اس مذہبی بے رغبتی کو عورتوں سے دور کرنے کا سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ ان کو مذہبی ٹریننگ دے کر مبلغ بنایا جائے۔ اور مناسب انتظامات کے ساتھ مختلف مقامات میں بھیجا جائے۔ حضور نے فرمایا۔ بیوہ اور معمر عورتیں جو ایک حد تک اپنے بچوں کی ذمہ واریوں سے فارغ ہو چکی ہیں۔ اور وہ لڑکیاں جو خود بھی راضی ہوں۔ اور ان کے والدین بھی ان کو زندگی وقف کرنے کی اجازت دے دیں۔ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ یہ تمام انتظامات لجنہ اماء اللہ کے ماتحت سرانجام پائیں گے اسکے متعلق ہدایات انشاء اللہ جلد شائع ہو جائیں گی۔

حضور کا یہ پیغام دنیائے احمدیت کی خواتین کے نام ہے۔ یہ مبارک پیغام جو ربوہ کی سیاہ پہاڑیوں میں مسجد مبارک ربوہ کی اٹھتی ہوئی بنیادوں کے پاس سے دیا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ اس پیغام کا جواب دینے والی خواتین قیامت تک پیدا ہوتی رہیں گی۔ اور انکی خدمات اور قربانیوں سے اسلام کے لئے باعث فخر و ناز ہونگی۔ لیکن اس پیغام کی سب سے پہلی مخاطب ہم ہیں۔ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ہم نے نمونہ بننا ہے۔ اور ہمیں ہی اس کام کے لئے چنا گیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص کسی کام کی اہلیت نہ رکھتا ہو اللہ تعالےٰ وہ کام اس کے سپرد نہیں کرتا۔ پس قدرت کا یہ انتخاب جب اس امر کی طرف غمازی کر رہا ہے کہ ہم ہی نے اس عمارت کی بنیادیں استوار کرنی ہیں۔ اور ہم نے ہی اسلام کو اکناف عالم تک پہونچانا ہے۔ تو پھر میری پیاری بہنو۔ دیر کرنے کے کیا معنے؟ . . . . اور سوچ میں پڑنے کا کیا مطلب؟ آؤ ہم سب مل کر اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ اور اس بات کا عہد کریں کہ

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

جہلم اور راولپنڈی کی جماعتیں توجہ فرمائیں

گزشتہ چند ماہ سے پونچھ اور مانسہرہ کیمپ سے بیسیوں مہاجر اصحاب کشمیر کی تکالیف کی وجہ سے بے خانماں کی حیثیت میں پھر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ یہاں مرکزی دفاتر میں بھی آتے ہیں بطور امداد کے طالب ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اس قسم کے لوگ ہیں جو اپنے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچوں کو لے آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان کی تعلیم اور رہائش کا انتظام کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ مرکزی نظام ایک محدود حد تک ہی طلباء کا خرچ برداشت کر سکتا ہے۔ اور پھر سکول میں داخلے کا بھی ایک وقت ہوتا ہے۔ سارا سال اگر داخلہ جاری رکھا جائے۔ تو نصاب کو پورا کرنا اور وقت کے اندر پورا کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ صدر انجمن کے قواعد کے مطابق ہر صوبے کے طلباء کے لئے امداد کی ایک اوسط مقرر ہے۔ اگر اس اوسط سے تجاوز کیا جائے۔ تو یہ بھی نظام کو متزلزل کرنے والی بات ہوگی۔ پس ان وجوہات کے ماتحت امراء صاحبان جماعت ہائے جہلم گجرات اور راولپنڈی کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مقامی طور پر ایسا انتظام فرمائیں۔ کہ اپنے اپنے حلقے کے افراد کی تعلیم و تربیت کا پورا بندوبست ہو۔ مہاجر اصحاب کی اس وقت فوری امداد ضروری ہے۔ لیکن ہر لڑکا ذہنی طور پر درسی تعلیم کے لئے ہی مخصوص نہیں ہوتا۔ کئی ایسے بچے ہوتے ہیں۔ جو فنی تعلیم یا دستکاری کا کام عمدہ طور پر کر سکتے ہیں۔ پس ہمارے احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ لڑکوں کو آوارگی سے بچائیں اور ان کو کسی نہ کسی کام پر لگا دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

مرزا غلام رسول صاحب مرحوم پشاوری

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور)

الفضل میں مرزا صاحب مرحوم کی اچانک وفات کی خبر پڑھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نظامی شکیب باش باداں شدند
تو ماندی بہ غم غمگساراں شدند

مرحوم میرے یکرنگ اور بے تکلف دوست تھے ۱۹۲۳ء میں جب شدھی کی تحریک کے خلاف جماعت احمدیہ نے مدافعانہ تبلیغی محاذ قائم کیا۔ تو ہم دونوں کو اکٹھے کام کرنے کا موقع ملا۔ اس کے بعد وہ بہت ہی اخلاص اور محبت سے ملتے رہے ازرہ دوست نوازی کپور تھلہ بھی گئے اور ہجرت کے بعد یہاں لائل پور بھی تشریف لائے۔ وہ اکثر مجھ سے ملتے اور جب بھی ملاقات ہوتی ہنستے ہوئے "میرے وکیل صاحب" کہکر مجھے مخاطب فرماتے۔ یہ ایک تلمیح تھی۔ جس سے گذشتہ رفاقت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ جاتا تھا

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۹۲۳ء میں مرحوم تین ماہ کی رخصت لے کر تبلیغی جہاد کے لئے آئے۔ تو موضع اسپار ضلع متھرا میں ان کی تعیناتی بطور مبلغ ہوئی۔ گاؤں میں ایک کچا کوٹھہ مسجد کے نام سے موسوم تھا۔ اس کے ساتھ ایک چھپر تلے انہوں نے تنہا اپنا ڈیرا جمایا۔ اور کام شروع کیا۔ اور اس خوشی اور حسن تدبیر سے کام کیا کہ قریب و جوار کے آریہ پرچارک اپنی چالبازیوں میں ناکام اور دیوبندی معاندین اپنی دراندازیوں میں خائب و خاسر ہو کر رہ گئے۔ دونو قسم کے مخالفین کو ایک ایسے ذہین اور نطین حریف سے پالا پڑا تھا۔ جو ہر جوڑ کا توڑ اور ہر زہر کا تریاق ان کے مقابلے میں اپنے پاس تیار رکھتا تھا۔

اسی طرح یہ کام جاری تھا۔ کہ عید الاضحیہ آ گئی مرزا صاحب مرحوم نے قربانی کا گوشت گاؤں والوں میں تقسیم کیا تو شدھی قبول کرنے والوں کے کام و دہن بھی اس سے محروم نہ رہے۔ آریہ پرچارکوں کو جب اس کا علم ہوا۔ تو وہ سر پیٹ کر رہ گئے آخر ایک بڑا مجمع کر کے انہوں نے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ کہ اس مولوی نے گوشت کی چند بوٹیوں سے تمہارا دھرم بھرشٹ کر دیا اور ہمارا صرف کثیر اور محنت رب اکارت گئے

نتیجہ یہ تھا کہ تیس چالیس بلوائیوں نے مولوی صاحب مرحوم پر ہلہ بول دیا انہیں زدو کوب کیا۔ اور چھپر ان کے اوپر گرا دیا۔ پھر انہیں زمین پر گھسیٹا اور قتل پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن انہی میں سے چند ملکانے جو مولوی صاحب کے زیر بار احسان تھے۔ مانع آئے اور مولوی صاحب مرحوم کی جان سلامت رہی۔ پھر انہوں نے تقاضا کیا کہ ہمارے گاؤں سے نکل جاؤ۔ مرحوم نے مومنانہ عزم و استقلال سے جواب دیا۔ کہ یہ گاؤں میرے امام نے میرے سپرد کیا ہے۔ میں اپنا کام کسی صورت میں چھوڑ نہیں سکتا۔ ؎

تا سر نہ دہم پا نکشم از سر کوئش
نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد

ایسے پرخطر ماحول میں مرحوم برابر اپنے فرض پر جمے رہے۔ آگرہ ہمارا تبلیغی مرکز تھا۔ وہاں بھی بعد میں اطلاع ہوئی۔ مرحوم کا یہ نمونہ ایسا اعلےٰ تھا کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور ہمارے دوستوں کے حوصلے بلند سے بلند تر ہو گئے۔

حالات کا تقاضا تھا کہ مجرموں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ تاکہ دوسرے مبلغین کے خلاف اس قسم کی شرارتیں آریوں کی طرف سے برپا ہوں اور اس کا قوی احتمال بھی تھا۔ پولیس نے بعد تفتیش ملزمان کا چالان نہ کیا۔ تو مولوی صاحب مرحوم کی طرف سے استغاثہ دائر ہو گیا۔ اور شہر متھرا میں بعدالت انگریز مجسٹریٹ مسٹر فراہیٹن سماعت شروع ہوئی۔

ان دونوں تبلیغی سفر دور و نزدیک کرنے پڑتے تھے۔ ساتھ نہ سامان نہ بستر ؎

سبکبار مردم سبک تر روند
حق ایں است صاحبدلاں بشنوند

بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ کچھ رات گئے گاڑی متھرا سٹیشن پر پہنچی۔ کوئی ٹھکانا تو تھا نہیں۔ ہم پلیٹ فارم پر ہی ایک طرف کو ایک چادر بچھا کر بیٹھ رہتے اور مرزا صاحب مرحوم کی زندہ دلی اور خوش طبعی سے باتوں باتوں میں وقت کٹ جاتا۔ اور وہ خود ان کاموں میں ایسی لذت اور سرور محسوس کرتے تھے کہ گویا کوئی مشکل کوئی بات ہی نہیں مرحوم اسوقت جوڈیشل کمشنر پشاور کے ریڈر تھے اور اپنی قابلیت اور دیانت کی وجہ سے ممتاز اور معتمد علیہ۔ ناموافق حالات کے ماتحت مقدمہ کی کامیابی بظاہر مشکل نظر آتی تھی۔ لیکن مرحوم کی ذہانت تدبیر اور خصوصاً شبانہ روز دعاؤں نے اس مہم کو آسان کر کے چھوڑا۔ مقدمہ کی پیشی کے دن مرحوم کا قاعدہ تھا۔ کہ احاطہ عدالت میں ایک طرف جا کر عالم تنہائی میں گھنٹوں سربسجدہ اور درست بدعا رہتے اور جب مقدمہ کے لئے آواز پڑتی تو دگرفتہ جائے نماز سے اٹھ کر ہی عدالت کے کمرے میں جاتے۔ یہی ان کا معمول اور وظیفہ تھا۔ اور با ایں ہمہ ان کی خود اعتمادی زندہ دلی اور بے تکلفی میں ذرا فرق نہ آتا تھا۔

ہر وقت خوش نظر آتے تھے اور میں انہیں زندہ دل صوفی کہا کرتا تھا۔

اس زمانے کی ڈائری اتفاق سے میرے پاس محفوظ رہ گئی ہے۔ جس کا ایک ورق مندرجہ بالا کیفیت کا آئینہ دار ہے اور یہ تاریخ فیصلہ مقدمہ سے متعلق ہے۔ دھو ھذا

"۳ر اکتوبر ۱۹۲۳ء بروز بدھ ۹½ بجے کچہری پہنچے۔ ہم دعائیں انتظار و دعا کرتے رہے۔ اتنے میں بارہ بج گئے۔ کل رات پیشکار صاحب کو خواب آیا کہ چلتے چلتے ان کی ایڑیاں زخمی ہو گئیں۔ کسی نے مرہم لگایا اور اچھی ہو گئیں۔ اسی شب مجھے دو خواب آئے۔ ایک میں مجسٹریٹ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ مقدمہ صاف ہے۔ سزا کیوں نہیں دیتے۔ اس نے کہا کہ مستغیث کا بیان کچھ کمزور ہے۔ میں نے کہا کہ حالات کے ماتحت ایسا ہی بیان ہونا چاہیئے تھا۔ اس نے کہا اچھا میں سزا تجویز کرتا ہوں۔ اور ایک ملزم تو خود مجھے آ کر کہہ گیا ہے کہ اس کے دو بید لگا دو اور فیصلہ لکھنا شروع کیا۔ اسی طرح پیشکار صاحب کو اسی شب خواب آیا کہ عبد اللہ سفہ ساکن اسپار نے ایک سانپ ایک سوٹی میں بند کر کے دیا۔ اور چوہدری فتح محمد صاحب نے اسے مار ڈالا۔ صبح ہم نے ایک دوسرے کو خوابیں سنائیں۔ اور کچہری روانہ ہوئے۔ ایک بجے کے قریب آواز پڑی۔ ۱۶ ملزمان میں سے ۱۳ کو سزا ہوئی اور ایک ایک سال کے لئے حفظ امن کی ضمانتیں ملزمان سے لی گئیں اور جرمانہ میں سے یکصد روپیہ مستغیث کو ہرجانہ دلایا گیا۔ ہمارے دل سجدے میں جھک گئے۔ لپک کر ڈاکخانہ گئے تار بخدمت حضرت صاحب اور خطوط لکھے گئے۔

ملزمان اور ان کے آریہ مربی اور وکلاء مبہوت اور ہم اور ہمارے ملکانے ہمراہی مسرور تھے۔ پیشکار صاحب اسی وقت اسپار جانے کے لئے مشتاق لیکن صلاح ٹھہری۔ کہ اس رات پیشکار صاحب اسپار کی بجائے مانا کے بنگلے ٹھہریں۔ سردار خاں آ کر اطلاع دے۔ خیال ہے کہ فوری رنج کا اثر زائل ہو کر صبح دوپہر میں امن ہو جائے گا۔" دوسرے دن سات اخبارات کے نام فیصلہ مقدمہ کی تاریں دے دی گئیں" انتہیٰ

مرحوم عجیب مستقیم الحال انسان تھے مقدمہ ختم ہوتے ہی پھر اپنے کام پر جا ڈٹے۔ پھر وہی مسجد کا کچا کوٹھہ وہی چھپر اور پھر وہی تبلیغ کا سلسلہ تھا۔ اور پھر

حریفاں را نہ سر ماند و نہ دستار

اسکے ایک ماہ بعد بہت سے ملکانے موضع اسپار کے باشندے واپس اسلام میں داخل ہو گئے۔

اور مولوی صاحب کی دعائیں مستجاب ہوئیں۔ مضمون لمبا ہو گیا ؎

لذید بود حکایت دراز تر گفتم

لیکن تین باتیں ابھی قابل ذکر ہیں۔ ایک دن مولوی صاحب مرحوم بڑے غمناک لہجے میں فرمانے لگے کہ بھئی۔ میں نے تو ابھی وہ کام نہیں کیا۔ جو کرنا چاہیئے تھا۔ تین ماہ کی رخصت لے کر دوبارہ آؤنگا اس قدر احساس و ایثار کے باوجود ان کا یہ بے ساختہ انکسار بہت ہی درد انگیز تھا۔ انہی ایام میں اسپار کے آریہ پرچارک نے کچھ حلوا پوری ایک تہوار کی تقریب پر مولوی صاحب کے لئے بھیجا۔ مرحوم فوراً اس کی چال کو بھانپ گئے اور لانیوالے کو سختی سے لوٹا کہ پنڈت جی سے جا کر کہدو۔ کہ ؎

عطائے تو بخشیدم بہ لقائے تو

برنا پاک کھانا ہم نہیں کھا سکتے۔ بات یہ تھی۔ کہ آریوں کی عامیانہ اور چلتی ہوئی دلیل ان دنوں میں ایک یہ بھی تھی کہ مسلمان ادنے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہندوؤں کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں۔ اور ہندو اعلےٰ ہونے کی وجہ سے مسلمان کے ہاتھ کا نہیں کھاتے۔ مبلغین کو ان ایام میں خصوصیت سے ہدایت تھی کہ ہندوؤں کے ہاتھ کی کوئی چیز قطعاً نہ کھائیں۔

استغاثہ کے دو گواہ غیاثی اور سردار خاں نامی موضع اسپار کے دو ملکانے تھے۔ جنہوں نے مولوی صاحب کے فیض صحبت کی بدولت بڑی ہمت دکھائی اور اپنے دیہہ کے جتھے کے خلاف بحق استغاثہ شہادت دی تھی۔ اسکے بعد دیہہ میں ان کا رہنا آسان نہ تھا۔ دونوں قادیان چلے گئے اور مجھے یہ معلوم ہے کہ مولوی صاحب مرحوم کئی سال تک اپنے پاس سے ماہانہ وظیفہ ان کو دیتے رہے۔ بغیر نام و نمود کے اور محض حسبتہً للہ یہ تھے اور یہ ہیں مرزا غلام رسول صاحب پشاوری۔

مرحوم کی باقیات الصالحات میں سے ان کے کئی فرزند ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ اور برسرکار خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ان کے شامل حال رکھے۔ اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

(غم رسیدہ خاکسار محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ لاہور)

درخواست دعا: میرے والد مکرم منشی محمد حنیف صاحب بعارضہ ورم گردہ و جگر ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی حالت اچھی نہیں ہے۔ دوست ان کی صحتیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد حمید احمد کراچی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں، کہ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۹۶۱: میں عطاء الرحمن مبشر احمد ولد چوہدری علی اکبر صاحب سکنہ گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ بعمر ۱۸ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ اس وقت سب جائداد کے مالک میرے والد صاحب ہیں۔ مجھے طالب علم ہونے کی حیثیت سے بطور جیب خرچ مبلغ بیس ۲۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جب بھی کوئی جائداد و مجھے ورثہ میں ملے گی۔ یا خود پیدا کروں گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جائیداد کی جتنی قیمت میں اپنی زندگی میں ادا کروں اس کی رسید محفوظ کروں گا۔ اور وہ بقیہ ادائیگی ہر وقت مجرا ہوں گا۔ لہذا یہ چند سطور بطور سند لکھ دیتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: عطاء الرحمن صاحب مبشر احمد طالب علم ٹی آئی۔ کالج لاہور۔ گواہ شد: علی اکبر والد عطاء الرحمن۔ گواہ شد: نذیر احمد ساکن موضع گھڑیالا کلاں ضلع شیخوپورہ۔

وصیت نمبر ۱۱۹۶۲: میں زرینہ اختر بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی ½ تولہ قیمت اندازاً ۵۵/- روپے ہے اس کے علاوہ مجھے اپنے والد بزرگوار کی طرف سے ماہوار ۵/- روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ: زرینہ اختر بنت سیٹھ محمد صدیق احمدی۔ گواہ شد: شیخ محمد حسین پنشنر سیکرٹری مال۔ گواہ شد: محمد صدیق والد موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۱۹۶۳: میں حبیبہ بیگم زوجہ مولوی محمد محب اللہ صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار ۱۰۰۰/- روپیہ ہے جو مجھے اب تک خاوند کی طرف سے وصول نہیں ہوا۔ حق مہر کے علاوہ میرے پاس ایک جوڑی کانٹے طلائی ہے اس کا وزن ½ تولہ اس کی قیمت ۵۵/- روپے ہے میں حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ: حبیبہ بیگم بنت مولوی ظل الرحمن صاحب۔ گواہ شد: شیخ محمد حسین صاحب پنشنر سیکرٹری مال۔ گواہ شد: موصی ابو الخیر محمد محب اللہ زوجہ موصیہ وصیت ۸۶۹۲

وصیت نمبر ۱۱۹۶۴: میں محمود احمد ولد محمد خواجہ صاحب سکنہ حیدرآباد دکن مکان نمبر ۱۱۳ محلہ چنچل گوڑہ ضلع اطراف بلدہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس (۴۰۰۰) چار ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ اور تقریباً ۵۰۰ پانچصد کی کتابیں و دیگر سامان ہے نقد روپیہ میں سے دو ہزار ۲۰۰۰ تجارت میں لگا ہوا ہے اس کی ماہوار آمد (۱۶) سولہ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور آئندہ جو کچھ بھی میری آمد ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر مزید جائداد ثابت ہوئی۔ تو یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔

العبد: محمود احمد متعلم او۔ ایس۔ سی۔ او۔ گواہ شد: محمد [illegible] الدین سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد: محمد شفیع سلر ڈ (؟) مال سالار جنگ بلڈنگ۔

وصیت نمبر ۱۱۹۷۱: میں امۃ اللہ بیگم زوجہ میاں احمد الدین صاحب اندرون موچی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزنی ۵/- پانچ تولے قیمتی ۵۲۵/- روپے کی ہے۔ کل میزان ۱۵۲۵ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ثابت ہو۔ اگر کوئی جائداد اور اس کے بعد پیدا کروں اور نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ: امۃ اللہ بیگم جنرل صدر لجنہ اماء اللہ لاہور۔ گواہ شد: کلثوم صدیقہ۔ گواہ شد: میاں محمد الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سامعہ الحفیظ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۱۹۷۲: میں محمود احمد صاحب مالاباری بیرون دہلی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری اس وقت ماہوار آمد ۴۸/- روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد: Momud Ahmad ۔ بیرون دہلی دروازہ لاہور۔ گواہ شد: ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: عبد الرحمن اختر بیرون دہلی دروازہ۔

وصیت نمبر ۱۱۹۶۹: میں وحید الدین احمد ولد میاں ولائت محمد صاحب اندرون موچی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت علیحدہ جائداد نہیں ہے۔ ہاں مشترکہ جائداد میں حصہ دار ہوں۔ یہ جائداد ایک قطعہ زمین رہائشی آٹھ کنال گیارہ مرلہ لائل پور میں واقع ہے۔ اور اس کے حصہ پر قبضہ مخالفانہ ہے۔ اور اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً ۱۵۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: وحید الدین احمد کوچہ لوہاراں موچی دروازہ۔ گواہ شد: خاکسار سید ولائت شاہ۔ گواہ شد: عبد الحق شاکر واقف زندگی وکیل المال۔

وصیت نمبر ۱۱۹۷۰: میں امۃ الرحمن اہلیہ وحید الدین احمد صاحب اندرون موچی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کڑے طلائی ۲ سات تولہ ۴ ماشہ ۶ رتی قیمتی ۱۰۷/- روپے۔ ٹکا طلائی وزنی ۱۱ ماشہ ۴ رتی قیمتی ۸۶ روپے ۱۲ آنے ستگار پٹی ایک عدد طلائی وزنی ۳ تولے قیمتی ۲۷۵/- ہار طلائی ایک عدد وزنی ۲ تولہ ۱ ماشہ ۵ رتی ۲۳۰/- روپیہ کانٹے۔ ایک عدد جوڑی کو لیس ایک جوڑی وزنی ایک تولہ ایک ماشہ ۶ رتی قیمتی ۱۱۴/۹/- بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ ایک ماشہ قیمت ۹۰/- روپے۔ چار عدد چوڑیاں طلائی وزنی ۳ تولہ ۱۰ ماشہ ۴ رتی قیمتی ۳۷۲/- روپے۔ انگوٹھیاں ۵ عدد طلائی ایک تولہ ۴ ماشہ ۶ رتی قیمت ۱۲۵/- روپے کل ۲۲۰۳/۵/- بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میرا ماہوار جیب خرچ ۲۵/- روپے ہے۔ میں اس ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد پیدا کروں اور نیز میرے مرنے پر اگر کوئی متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ: امۃ الرحمن۔ خاوند کا گواہ شد وحید الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۷۴: میں عزیز احمد ولد میاں محمد حسب صاحب لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک عدد مکان رہائشی پختہ واقعہ محمد نگر لاہور قیمتی ۱۰۰۰۰/- روپیہ (۲) ایک قطعہ زمین سفید واقعہ محمد نگر متصل مسجد احمدیہ ۵۰۰۰/- روپے (۸ مرلے) (۳) ایک قطعہ زمین سفید مع ایک کچا مکان واقعہ نوازش علی ۸ مرلہ حد بسط گوجر سنگھ لاہور ۶۰۰۰/- ہزار روپیہ (۴) ایک قطعہ زمین واقعہ گرو مانگٹ نزد ریلوے سٹیشن لاہور وزنی ۲ کنال ۱۳۰۰/-/- (۵) ایک مکان گرڈی واقع بیوی پاک دامن حد بسط گڑھی شاہو لاہور ۳۵۰۰/-/- کل میزان ۲۵۸۰۰ روپے۔ یہ کل رقم جو میں نے اپنی گرہ سے صرف کی ہوئی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد دو صد ۲۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں کہ اگر میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

العبد: عزیز احمد فرم انیز ٹک سٹوڈیو نکلسن روڈ حلقہ دہلی دروازہ۔ گواہ شد: مقبول الرحمن۔

کشمیری مسلمانوں کے مصائب رائگاں نہیں جا سکتے — سردار ابراہیم

مظفر آباد ۲۵ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) گذشتہ جمعرات کو آزاد کشمیر کی کابینہ نے سردار محمد ابراہیم کو ایک الوداعی ضیافت دی۔ جس میں اعلیٰ سرکاری افسروں اور غیر افسروں نے شرکت کی۔ حکومت آزاد کشمیر کے وزیر مالیات میاں نصیر الدین کے ایک مختصر خطاب کا جواب دیتے ہوئے سردار محمد ابراہیم نے ان مصائب اور تکالیف کا ذکر کیا جو گذشتہ دو سال میں غریب کشمیریوں کو برداشت کرنا پڑی ہیں اور کہا کہ ہمارے عوام کے یہ مصائب رائگاں نہیں جائیں گے۔ ہم ایک جائز اور نیک مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد سے آخری کامیابی ہماری ہو گی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ وہ کسی ایسے ملک پر قبضہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے جو ان کا نہیں ہے۔ کشمیر ہمارا ہے۔ بین الاقوامی قانون مذہبی اور ثقافتی تعلقات اور روایات کی رو سے یہ خوبصورت سرزمین سوائے ہمارے کسی کی نہیں ہے۔ جموں اور کشمیر میں مسلمان باشندوں کی زبردست اکثریت ہے اس لئے وہ ہمیں ملنا چاہیئے۔ آخر میں انہوں نے تمام کشمیری باشندوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اختلافات بھول جائیں اور ایک ہو کر قوم کے لئے کام کریں۔ حکومت آزاد کشمیر کے وزیر دفاع کرنل احمد علی شاہ نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی۔ انہوں نے منشور اقوام متحدہ کی کئی دفعات بیان کیں اور کہا کہ "اگر ہندوستان نے اپنا موجودہ ہٹ دھرمی کا رویہ جاری رکھا اور ایک آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے سے پہلو تہی کی تو ہم ہتھیار اٹھانے اور آخری آدمی اور آخری گولی تک لڑائی جاری رکھنے میں تامل نہ کریں گے۔ (اسٹار)

حیدر آباد کے ایڈیٹروں کی انجمن کا اجلاس

حیدر آباد ۲۵ اکتوبر۔ حال ہی میں نافذ شدہ پاکستان پبلک سیفٹی آرڈی نینس پر غور کرنے کے لئے حیدر آباد کی نیوز پیپرس ایڈیٹرس ایسوسی ایشن کا ۲۴ نومبر کو ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ کمیٹی نے اپنے صدر کو صوبائی حکومت سے روزنامہ غازی کی اشاعت پر پابندی کے معاملہ پر گفت و شنید کرنے کا بھی اختیار دیا۔ کمیٹی نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ روزنامہ فتح اسلام کے دفتر کو لینے کے لئے جو حکم جاری کیا گیا ہے اسے واپس لیا جائے۔ (اسٹار)

سیفٹی آرڈی نینس کی واپسی کا مطالبہ

بغداد الجدید ۲۵ اکتوبر۔ بہاولپور کی نیوز پیپرس ایڈیٹرس ایسوسی ایشن نے پاکستان پبلک سیفٹی آرڈی نینس کو واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے انجمن کی منظور کردہ ایک قرارداد میں آرڈی نینس کو ناجائز بتایا گیا۔ کیونکہ اس کا نفاذ ریاست کی حکومت سے مشورہ لئے بغیر ہی کر دیا گیا ہے۔ انجمن نے حکومت پاکستان سے اس یقین دہانی کا مطالبہ کیا ہے کہ ریاست میں آرڈی نینس کے اطلاق سے قبل ریاست کی حکومت اور صحافتی انجمن سے مشورہ کیا جائے۔ مقامی صحیفہ نگاروں کے ایک وفد نے بھی نائب وزیر داخلہ ڈاکٹر آئی ایچ قریشی سے ریاست میں ان کے دورہ کے دوران میں ملاقات کی۔ (اسٹار)

بنگالی کیلئے عربی رسم الخط

ڈھاکہ ۲۵ اکتوبر۔ صوبائی حکومت کی قائم کردہ مشرقی پاکستان لسانی کمیٹی کے اراکین نے وزیر تعلیمات مسٹر فضل الرحمن سے ملاقات کی اور زبان اور زبان کے قوم پر اثرات پر دیر تک گفتگو کی۔ معلوم ہے کہ اراکین وفد نے صوبے میں تمدن اسلامی کے احیاء کی خاطر بنگالی کو عربی رسم الخط میں لکھے جانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ (اسٹار)

لاہور ۲۵ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے دیہات کے میڈیکل افسروں کا گریڈ ۸۰-۴-۱۰۰-۵-۱۵۰ کی بجائے ۱۵۰-۱۰-۲۵۰-۱۰-۳۰۰ کر دیا ہے۔

آر۔ اے۔ ایف بمبار راولپنڈی میں

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ آر۔ اے۔ ایف کے بمبار کمانڈ کے ۶ لنکن طیارے مغربی پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل صبح وہ پشاور سے خیر سگالی کے مشن پر یہاں پہنچیں گے۔ اور کل سہ پہر ہی کو وہ لاہور کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

رومانیہ اور ہنگری کی سرحد پر حادثہ

لندن ۲۵ اکتوبر۔ گذشتہ شب بلغراد میں یوگوسلاوی حکام نے ان خبروں کو قطعی بے بنیاد بتایا ہے کہ یوگوسلاویہ کی سرحد کے قریب رومانیہ اور ہنگری کے ساتھ ایک گوریلا مہم کا آغاز ہو گیا ہے۔ کسی قسم کے حادثے کی کوئی اطلاع آج لنڈن میں دفتر خارجہ کے سرکاری حلقوں کو موصول نہیں ہوئی۔ حالانکہ ایک جرمن اطلاع میں بتایا گیا تھا کہ حادثات جمعرات کی شب کو وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ کسی حادثے کی زیادہ وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یوگوسلاویہ ہو کر ٹرسٹ کھائے گئے والے پناہ گزینوں کو روکنے کی ہنگری اور رومانوی حکام کی کوشش ہو سکتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ ان حادثات کی خبریں یہی پناہ گزین لائے ہوں۔ اور پردہ آہنی کے اس جانب والے ملکوں میں ان کو پھیلا دیا ہو۔ (اسٹار)

عرب اور اسرائیل میں مصالحت کی امید بہت کم ہے

لیک سکسس ۲۵ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی فلسطینی مصالحتی کمیٹی نے مصر، شام، لبنان اور شرق اردن کے مندوبین سے گفتگو کی اور بعد میں اسرائیلی مندوبین سے ملاقات کی۔ اگرچہ یہ ملاقاتیں خفیہ رکھی گئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گفتگو بیت المقدس۔ سرحدوں اور مہاجرین کے بارے میں تھی۔ کمیٹی مندوبین پر زور دے رہی ہے کہ وہ کسی تصفیہ پر پہنچنے کے لئے آخری کوشش کریں۔ لیکن یہاں باخبر حلقوں کو یقین ہے کہ یہ ملاقاتیں جو لوزان مذاکرات کا ایک سلسلہ ہیں اسی جمود کی صورت ختم ہوں گی۔ ایک غیر جانبدار مبصر نے کامیابی کے امکانات بہت خفیف بتائے ہیں۔ اسرائیلیوں کا رویہ اب بھی وہی ہے۔ وہ اب بھی اس بات کے مدعی ہیں کہ بیت المقدس اسرائیل کا ایک حصہ ہے۔ وہ عرب مہاجرین کو بھی واپس لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عرب اپنے اسی پہلے رویہ پر قائم ہیں یعنی مہاجرین کی مراجعت وطن اور بیت المقدس پر مؤثر بین الاقوامی کنٹرول۔ ایک نیا عنصر شاہ عبد اللہ کے دوسرے بیان کے بعد سر اٹھا رہا ہے۔ جس میں شاہ عبد اللہ نے اردن میں مہاجرین کی آبادکاری کی تجویز پیش کی ہے اور بیت المقدس کو بین الاقوامی بنانے کی مخالفت کی ہے۔ شاہ عبد اللہ کا بیان مصالحتی کمیٹی کی بیت المقدس میں رپورٹ پر ایک وار کے مترادف ہے۔ (اسٹار)

الفرہ میں مذاکرات

دمشق ۲۵ اکتوبر۔ ترکی، شام، لبنان اور عراق کی حکومتوں کے نمائندے آئندہ ماہ الفرہ میں جمع ہوں گے۔ وہ ریلوں سے متعلقہ چاروں ملکوں کے مشترکہ مفاد کے مسائل پر گفتگو کریں گے یہ گفتگو ان مذاکرات کا سلسلہ ہو گی جو چند ماہ قبل حلب میں شروع ہوئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ایک اہم موضوع یہ ہے کہ ان ملکوں میں لوگوں کی ہمت افزائی کی جائے کہ وہ ریلوں کو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ (اسٹار)

اوٹاوہ ۲۵ اکتوبر۔ ایک پریس کانفرنس میں پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان کشمیر پر عین آئین کے مطابق قبضہ کئے ہوئے ہے۔

ہم تقسیم کشمیر پر ہرگز رضامند نہ ہوں گے — سردار ابراہیم

قائد اعظم کی زندگی کا ایک سبق آموز واقعہ

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ آج شب کشمیر سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر کمیٹی نے اس امر پر زور دیا کہ ہم کسی صورت میں بھی کشمیر کی تقسیم کی تجویز کو تسلیم نہیں کریں گے۔ آپ نے کہا میرے سامنے یا آزاد حکومت کے سامنے اس وقت تک تقسیم کی تجویز کسی صورت میں بھی نہیں رکھی گئی اور میرے علم کے مطابق حکومت پاکستان نے بھی کبھی اس تجویز پر غور نہیں کیا اور نہ ہی انشاء اللہ آئندہ کبھی اس پر غور کرے گی۔ اس لئے عوام کو مطمئن رہنا چاہیئے تقسیم کے سلسلے میں کسی افواہ پر ہرگز کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا مسئلہ کشمیر کا صرف اور صرف ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ وہاں کے باشندوں سے آزادانہ طور پر رائے دریافت کر لی جائے۔ آپ نے کہا کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں ہرگز حل نہیں ہو گا۔ کیونکہ آج دنیا میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اصول کار فرما ہے۔ پس اپنے اندر طاقت پیدا کیجئے۔ دنیا خود بخود آپ کے ساتھ انصاف کرنے پر مجبور ہو گی۔

چوہدری حمید اللہ نے اپنی تقریر میں قائد اعظم کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ ایک امریکن اخبار نویس آدھی رات کو کانگرسی لیڈروں کی جائے رہائش پر گیا تو معلوم ہوا کہ وہ سب سوئے ہوئے ہیں۔ لیکن جب وہ قائد اعظم کے دولت کدہ پر گیا تو آپ کو رات کے ساڑھے تین بجے بھی کام میں مصروف پایا۔ اس نے قائد اعظم سے دریافت کیا۔ کانگرسی لیڈر تو آرام کر رہے ہیں آپ کیوں اس بڑھاپے کی عمر میں رات کو جاگ کر کام کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ "ہندو قوم بیدار ہے۔ اگر اس کے لیڈر سو بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن میری قوم خواب غفلت میں سوئی ہوئی ہے۔ اس لئے مجھے بیدار رہنا پڑتا ہے"۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری حمید اللہ نے مسلمانوں سے اپیل کی اب جبکہ ان کا بیدار رہنے والا قائد ان سے رخصت ہو گیا ہے انہیں بیدار ہو جانا چاہیئے۔ اور اس طرح قائد اعظم کے انتقال سے جو عظیم نقصان قوم کو ہوا ہے اس کی تلافی کرنی چاہیئے (سٹاف رپورٹر)

بھوک ہڑتال

روم ۲۴ اکتوبر۔ روم کے مشہور جیل ریجنا کوئیلی میں قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے ہڑتال کی وجہ یہ ہے کہ اطالوی سینٹ نے عام معافی کے قانون کو پاس کرنے سے انکار کر دیا ہے جیل میں وارڈروں کی تعداد میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)